بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

شریعت بل

اندیشے اور ذمہ داریاں

اپریل کی ۲۵ رتاریخ کو شریعت بل سے متعلق سہ ماہی دستخطی مہم اختتام کو پہنچی۔ بحمداللہ! توقع سے بڑھ کر اہل اسلام نے نظامِ شریعت سے وابستگی اور اس کے نفاذ و اجراء کے مطالبے میں سچائی اور پختگی کا ثبوت دیا، ملک کے چاروں صوبوں میں اکابر علماء، مشائخ، دیندار حضرات، وکلاء طلباء مزدور اور ملک کے جمہور و غیور عوام کے علاوہ شریف، حیادار، اور باپردہ خواتین تک نے بھی شرعی حدود کے اندر رہ کر شریعت بل کے فوری نفاذ کی تحریک میں ولولہ انگیز حصہ لیا۔

صوبہ سرحد میں ہزاروں علماء نے قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کے دستِ حق پرست پر تحریکِ نفاذِ شریعت کیلئے ہر قسم کے ایثار و قربانی، جانبازی و سرفروشی اور ضرورت پڑنے پر اپنا تن من دھن قربان کر دینے کی خاطر بیعت کی۔ نظامِ شریعت کے نفاذ و بالادستی کی خاطر علماء نے حجروں سے اور امراء و عوام نے ایوانوں اور مکانوں سے نکل کر میدان میں آنے اور ہر قسم کے دباؤ، تشدد، مخالفت اور فضا کی سیاسی ناہمواری کے باوجود تمام ملک میں تحریکِ شریعت کو پھیلانے اقتدار کے ایوان سے نظامِ باطل کو باہر پھینکنے اور اسلام کے نظامِ عدل و انصاف کو ترویج دینے میں ادنیٰ خادم، ورکر اور سپاہی بن کر پیہم جدوجہد اور مسلسل کام کرنے کا عزم کیا۔

شریعت بل اب ملک کا مقدر بن چکا ہے۔ برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایوانِ بالا میں علماءِ حق کیطرف سے پیش کردہ نظامِ شریعت کا مکمل اور جامع آئینی اور دستوری خاکہ "شریعت بل" کے نام سے بطور ایجنڈا شامل کر دیا گیا ہے جس کے پیش کرنے کی سعادت مدیر الحق حضرۃ مولانا سمیع الحق صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کو حاصل ہوئی۔

کاش! کشتیٔ ملت کے ناخداؤں خواہ وہ اربابِ اقتدار ہوں یا اربابِ سیاست عوام ہوں یا حکومت، راعی ہوں یا رعایا، جج ہوں یا وزیر، ممبر ہوں یا مشیر غرض ان آوارگانِ فکر و عمل کو بھی اگر صحیح راستہ نظر آجائے خدا کی مخلوق اور اس کے بندے بن کر اس کے دئیے ہوئے نظامِ حیات کو بطور لائحہ عمل اپنالیں تو بہت جلد منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اور قوم کو فتحمندی کی عظمتوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اسلام کی خدمت اور نوعِ انسانی کی سعادت کا ایک ہی لائحہ عمل ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے مطابق جنابِ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، ائمہ امت اور مجددین ملت نے عمل کیا یعنی دنیا میں اسلامی شریعت اور خلافت کا صحیح نظام قائم کرنا جو اہل اسلام کے اخلاقی، روحانی، مادی اور سیاسی غلبے کا ضامن ہے۔ مسلمانوں کو اگر تنزل و انحطاط انتشار و افتراق اور ذلت و ادبار کے قعر مذلت سے نکال کر عزت و افتخار، شوکت و عظمت اسلام کی بلندیوں تک پہنچنا اور پہنچانا ہے، تو اس کا بھی صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ وہی راستہ ہے جس سے اس امت کا پہلا قافلہ منزل تک پہنچا ہے۔

لَنْ یُّصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الامة — اس امت کے پچھلوں کی اصلاح صرف وہی چیز کر سکتی ہے
اِلَّا مَا اَصْلَحَ اَوَّلَهَا — جس نے اگلوں کی اصلاح کی تھی۔

شریعت بل اسی فکر کا ترجمان اور اسی لائحہ عمل کا واضح اعلان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بھر کے تمام سلیم الفطرت، خوش نیت، روحانیت اور سکون قلب کے پیاسوں، اسلام اور آئین شریعت کے شیدائیوں نے دوشیزۂ حکومت کی کج مکرنیوں اور محبوبۂ سیاست کی خوش آئند جلوہ طرازیوں کو بڑے حوصلہ اور زبردست جذبۂ ایمانی کے پیش نظر پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ مغربی جمہوریت و سیاست کے گدلے چشموں حکومت کے سراب نما گدلے زہر آلود آبی ذخیروں سے کلی اجتناب اور بغاوت کر کے خود کو شریعت کے چشمۂ صافی کی منڈھیر پہ کھڑا کر دیا۔

شناوران محبت تو سینکڑوں ہیں مگر — جو ڈوب جائے وہ پکا ہے آشنائی کا

عوامی سطح پہ قوم نے یک زبان ہو کر ایک بار پھر نظام شریعت کی منظوری دینی علماء حق کی طرف سے شریعت بل کے آئینی خاکہ کو من عن قبول کرانے سے متعلق کروڑوں مسلمانوں نے سینٹ سیکرٹریٹ کے دفتروں کو تائیدی دستخطوں کے فارموں اور خطوط سے بھر دیا۔

آخری اور نازک ترین مرحلہ جس پہ ملک کی بقا و استحکام اور قومی و ملی تشخص کا مدار ہے۔ یہ ہے کہ اب حکومت اور ممبران اسمبلی، اسلامی نظام کے نفاذ سے متعلق اپنے وعدوں کو ملحوظ رکھ کر کہاں تک اسے جوں کا توں منظور کرتے اور اسے دستوری و آئینی تحفظ دلاتے ہیں۔ تین ماہ کی سرگرم دستخطی مہم اور عوام کے پرجوش اور ہمہ گیر مظاہرہ کے پیش نظر صدر اور وزیر اعظم نے بھی شریعت بل کے منظور کرانے سے متعلق بظاہر خوش آئند بیان دے دئے ہیں ـــــ مگر یاد رہے کہ اس سے منزل حاصل نہیں ہوئی۔ شریعت بل کو سینٹ، اور پھر قومی اسمبلی میں دستور سازی کے مراحل سے گذرنا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے حکومت، اور پارلیمنٹ کے ارکان کہاں تک دقیقہ رسی، وسعت نظر، ذہانت، و زیرکی، تحمل و تدبر اور خلوص و ایفائے عہد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اگرچہ شریعت بل کو دستوری اور آئینی حیثیت دلانے میں براہ راست سینٹ، اور قومی اسمبلی کے ارکان کا عمل دخل ہوگا لیکن عوام کیلئے بھی یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ وہ آئندہ کے مراحل میں محض تماشائی بن کر غافل

اور بے خبر ہو کر بیٹھے رہیں بلکہ اب تو انہیں آئندہ کے ہر مرحلے میں پہلے سے زیادہ باخبر اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بدیہی حقیقت بھی محتاجِ دلیل نہیں کہ پاکستان میں صرف وہی دستور کامیاب طور سے نافذ ہو سکتا ہے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو چنانچہ انتخابات کے دوران حکومت نے بھی اور پارلیمنٹ کے ہر رکن نے بھی اسلامی دستور کی ضرورت واہمیت کا اعتراف اور اسکی تشکیل کا عہد کیا اور قوم سے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر انہیں منتخب کیا گیا تو وہ ملک میں اسلامی دستور کی تشکیل کا کام کریں گے۔ اس لحاظ سے اصل مسئلہ یہ بن جاتا ہے کہ جس جماعت نے پارلیمنٹ میں اکثریت بنالی ہے۔ اور آئین سازی میں مؤثر حیثیت کی حامل ہے وہ شریعت کو آئینی تحفظ دلانے اور نافذ کرنے میں اپنا وعدہ کہاں تک اور کس طرح پورا کرتی ہے۔ عوام نے بھی ارکان پارلیمنٹ کو دستور سازی کا اختیار اس اعتماد پر دیا ہے کہ وہ ایوان میں جاکر اپنے وعدوں اور عوام کی آرزوؤں کے مطابق نظامِ شریعت کے نفاذ کا کام کریں گے۔ لیکن گذشتہ ۳۹ سالہ تجربہ اور موجودہ پارلیمنٹ کی حالیہ یکسالہ کارکردگی سے واضح ہو گیا ہے۔ کہ اربابِ اقتدار، بیوروکریٹس، سوشلسٹ اور کمیونسٹ عناصر اور بے دین سیاست دان اور وہ تمام عناصر جو پاکستان میں اسلام کو ختم کر دینے کے درپے ہیں یہاں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کو اپنے مفادات کے خلاف سمجھتے ہیں وہ کھل کر تو یہ نہیں کہہ پاتے کہ ملکی قوانین اسلام کے مطابق نہ بنائے جائیں لیکن ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ اسلامی قوانین کے دستوری اور آئینی تحفظ کے مرحلہ پر کسی بھی ایسے ہتھکنڈے سے درگذر نہیں کر پاتے جس سے اسلامی نظام کے تحفظ و نفاذ کا کام ناکام ہو کے رہ جاتا ہے اور دستور میں بھی کچھ ایسے چور دروازے رکھ دئے جاتے ہیں۔ جس کے ذریعہ اسلام کا نام تو باقی رہتا ہے لیکن عملی زندگی سے اس کا واقعی رابطہ کٹ کے رہ جاتا ہے۔

شریعت بل سب کی آزمائش اور معیار و کسوٹی ہے۔ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔

موجودہ ارکان پارلیمنٹ، علماء و مشائخ، مذہبی جماعتوں، سیاست والوں اور ملک کے جمہور جسور غیور عوام کا فرض ہے کہ وہ سیاسی مفادات اور جماعتی تعصبات سے بالاتر رہ کر ہر قسم کے اغوائے شیطانی اور غیر اسلامی کیمپوں سے کٹ کر شریعت بل کے منظور کرانے کی خاطر پوری سنجیدگی اور توازن کے ساتھ کھلے دل سے غور و فکر کر کے ایک لائحہ عمل مرتب کرلیں تو ملک کی بیمار سیاسی زندگی کو شفا نصیب ہو سکتی ہے اور ماضی کے ناقابلِ تلافی نقصانات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

ملک کے آئین و دستور کے نازک ترین مرحلے بالخصوص خالص شرعی نظامِ شریعت بل کے نفاذ کے مرحلے میں ہمیں ایک متفقہ لائحہ عمل کی ضرورت ہے۔ شریعت بل کوئی شخصی، جماعتی، صوبائی یا سرکاری مسئلہ نہیں۔ یہ پوری قوم کا اہم ترین اجتماعی مسئلہ ہے یہ پورے ملک کی ایک قیمتی دستاویز ہے جس سے ہم سب کا

وجود و بقا فلاح و بہبود اور موت و حیات وابستہ ہے۔

اس سلسلہ میں قائد تحریک شریعت، شیخ الحدیث حضرۃ مولانا عبدالحق مدظلہٗ عنقریب ملکی سطح پر ایک عظیم کنونشن بلا رہے ہیں جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی قائدین شریعت محاذ کے ارکان، ملک بھر سے علماء و مشائخ، سیاسی رہنما، مذہبی قائدین۔ قومی و صوبائی اسمبلی کے ہم خیال ممبران اور ارکانِ سینٹ کے علاوہ ملک بھر کے دانشور اور وکلاء، طلباء اور دیگر درد رکھنے والے جملہ تنظیموں کے نمائندوں کو دعوت دی جا رہی ہے۔ جس میں آپس کے باہمی صلاح و مشورہ سے موجودہ پارلیمنٹ سے بلا تاخیر شریعت بل منظور کرانے کا ایک ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا۔ اگر موجودہ پارلیمنٹ عوام کے دیرینہ مطالبہ کو ملحوظ رکھ کر شریعت بل کو من و عن منظور کرا کے نافذ کرا دے تو وہ بلاشبہ مسلمانوں کی محبوب ترین پارلیمنٹ ہوگی اس ملک کے عوام ہر قسم کی تلخیوں اور سیاسی ناہمواریوں کو بھلا کر اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ لیکن اگر حکومت اور پارلیمنٹ کے وہ ارکان جو منتخب ہونے سے پہلے اسلام اور قرآن و سنت کا نام لیتے نہیں تھکتے تھے، کامیاب ہونے کے بعد قرآن و سنت کی خاطر شریعت بل کے حق میں اتنا بھی نہ کر سکیں تو پھر قوم خود بخود سمجھ لے گی کہ اس نے کن لوگوں پر اعتماد کیا تھا۔

اگر شریعت بل کے اس نازک ترین موقعہ پر عوام کے اعتماد کو مجروح کر دیا گیا۔ تو انہیں پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت اور اپنے نمائندوں سے جواب طلب کر کے انہیں قوم کی مرضی کے مطابق آئین بنانے پر مجبور کریں —— اور اس کے بعد یہ تو ظاہر ہی ہے کہ چند خوبصورت الفاظ اخبار کی شہ سرخی، محض کھوکھلے نعروں اور دعوؤں سے عوامی بے چینی کا مداوا نہیں ہو سکے گا جس نے اس ملک میں اچھے اچھے آمروں کو بھی اٹھا کر پھینک دیا ہے۔

"ادارہ"

خوشخبری

جامعہ اشرفیہ لاہور ایک دینی، مذہبی علمی اور اصلاحی مجلہ

ماہنامہ "الحسن" کا باقاعدہ آغاز ماہ رمضان ۱۴۰۶ھ سے کر رہا ہے جس میں تفسیر، حدیث، جہاد، اصلاح و تربیت، ملفوظات و مکتوبات اکابر۔ جدید علمی موضوعات، تحقیقی مقالات اور ان جیسے دوسرے کئی ایک اہم مضامین بفضلہ تعالیٰ شائع ہوا کریں گے۔

اہلِ علم، قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے علوم سے ماہنامہ "الحسن" کی معرفت تشنگانِ علم کو سیراب فرمائیں۔ خصوصاً حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ کے متوسلین سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس حضرت مفتی صاحبؒ کے درس قرآن، ملفوظات، مکتوبات، فتاویٰ اور اصلاحی کارناموں سے متعلق کسی قسم کا مواد ہو تو آگاہ فرمائیں تاکہ اس کو افادہ عام کیلئے "الحسن" کی معرفت شائع کیا جا سکے۔

(نوٹ) ایجنٹ حضرات اور دیگر شائقین علم و اصلاح رابطہ فرمائیں۔

مدیر الحسن
جامعہ اشرفیہ لاہور

فون نمبر —— ۳۲۵۱۱۹، ۴۱۱۴۲۲، ۳۲۸۹۰، ۳۱۰۵۲۳

ٹینڈر نوٹس

سرحد فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن ملاکنڈ سرکل کے رجسٹرڈ شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ جنگلات کی کٹائی، چیرائی اور ان کی ڈھلائی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں جو کہ زیردستخطی کے دفتر ۱۸ مئی سنہ ۱۹۸۶ء بوقت ۱۲ بجے دن تک پہنچ آنے چاہئیں۔

مزید معلومات کسی بھی دن دفتر ہذا سے دوران اوقات کار حاصل کی جاسکتی ہیں۔

لاٹ نمبر	نام جنگل	تعداد درختان	الیستادہ والوم (مکسر فٹ)	طریقہ برآمدگی	نام ڈپو	زربیعانہ
106/M	اشیری کمپارٹمنٹ نمبر ۴۲	۱۰۶۵	۱۰۶،۳۲۰	سلیپران	گندیگار	-/۰۰۰
107/M	براول کمپارٹمنٹ نمبر ۳۹،۲۵	۴۰۰	۱۰۸،۰۲۹	"	سندراول	-/۰۰۰
108/M	پچکوڑہ کمپارٹمنٹ نمبر ۲۷۸،۳۷	۸۱۰	۲۳۶،۲۹۱	گیلی جات	شرینگل	-/۰۰۰

مختصر شرائط :-

۱۔ ریٹ بحساب فی مکسر فٹ دینا ہوگا۔

۲۔ الیستادہ والیوم میں ردوبدل ہوسکتا ہے۔

۳۔ کارپوریشن وجہ بتلائے بغیر کسی ایک یا سارے ٹینڈروں کو منظ یا نامنظور کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

۴۔ گیلی جات کی نکاسی کیلئے جہاں بھی سڑک کی ضرورت پڑے، تو سڑ بنوانا اور اراضی کا معاوضہ ٹھیکیدار کو دینا ہوگا۔

منیجر فارسٹ اپریشن

سرحد فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن

ملاکنڈ سرکل۔ سیدو شریف۔ سوات

INF (P) 1243